دل کی بات　　　　سید محمد کفیل بخاری

قافلۂ احرار اور تحفظ ختمِ نبوّت

۱۲ ربیع الاوّل کو مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام چناب نگر میں ۳۸ رویں سالانہ ”تحفظ ختم نبوت کانفرنس“ منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں معروف علماء و مشائخ، دانشور، صحافی، سکالرز، مختلف مکاتبِ فکر کے رہنماء اور عوام شریک ہو رہے ہیں۔ ذیل کی تحریر میں احرار اور تحفظ ختم نبوت کی مناسبت سے ہی مجھے چند معروضات پیش کرنی ہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت‘ اسلام کی روح، ایمان کی جان اور وحدتِ امت کی اساس ہے۔ امتِ مسلمہ کی بقاء و استحکام اسی عقیدہ میں مضمر ہے۔ یہود و نصاریٰ نے تکمیل دین کے اعلان کے بعد پہلی ضرب عقیدۂ ختم نبوت پر لگائی تا کہ امتِ مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے۔ نبی ختمی مرتبت ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے آخری دنوں میں فتنہ ارتداد نے سر اٹھایا۔ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ مبارکہ میں آپ کے حکم پر حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور مسیلمہ کذاب کو خلیفۂ بلا فصل رسول، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں حضرت وحشی بن حرب اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما نے قتل کیا۔ جہادِ یمامہ میں بارہ سو صحابہ شہید ہوئے مگر انہوں نے خاتم النبیین ﷺ کے قولِ فیصل مَنِ ارْتَدَّ فَاقْتُلُوْهُ ”جو مرتد ہو جائے‘ اسے قتل کر دو“ کو سچ کر دکھایا۔

یوں تو چودہ صدیوں میں سو سے زائد ملعون اور جھوٹے افراد نے نبوت کے دعوے کیے اور اپنے اپنے عہد میں عبرتناک انجام سے دوچار ہو کر جہنم کا ایندھن بنے مگر گزشتہ صدی کے آخر میں ہندوستان کے نصرانی حکمران‘ انگریز نے امتِ مسلمہ میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لیے ایک ملعون شخص مرزا قادیانی کو اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے منتخب کیا۔ یہ شخص (بقول خود) ”انگریز کا وفادار اور خود کاشتہ پودا“ تھا اور اسی وفاداری کے تحت اس نے پہلے اپنے آپ کو مبلغ و مناظر اسلام کے طور پر متعارف کرایا اور پھر بتدریج مجدد، مہدی، مسیح موعود، ظلی و بروزی نبی اور آخر میں معاذ اللہ محمد و احمد ہونے کا دعویٰ کیا۔ سب سے پہلے علماء لدھیانہ اور بعد میں علماء دیوبند نے اس پر کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ مسلمانوں میں اضطراب بڑھا اور محدث کبیر حضرت علامہ محمد انور شاہ کاشمیری قدس سرہٗ نے فتنۂ قادیانیت کے عوامی محاسبہ کے لیے علماء حق کو تیار کیا۔ مارچ ۱۹۳۰ء میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہٗ کی انجمن خدام الدین لاہور کے سالانہ جلسہ میں حضرت انور شاہ کاشمیریؒ نے پانچ سو علماء کی معیت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو ”امیر شریعت“ منتخب کیا اور اُن کے ہاتھ پر فتنہ قادیانیت کے محاسبہ و تعاقب کے لیے زندگی وقف کرنے کی بیعت کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مجلس احرار اسلام کے تحت ”شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوت“ قائم کر کے قافلۂ ختم نبوت تشکیل دیا۔ مرزا کی جنم بھومی قادیان

میں مجلس احرار اسلام کا دفتر، مدرسہ، مسجد اور لنگر خانہ قائم کیا۔ قادیانیوں نے تشدد، قتل، خوف و ہراس اور مسلمانوں کو زدوکوب کرنے کے تمام ہتھکنڈے آزمائے مگر منہ کی کھائی۔

قادیانیوں نے کشمیر کو اپنی سازشوں کا مرکز بنایا تو مجلس احرار نے ۱۹۳۰ء کی تحریک کشمیر میں پچاس ہزار کارکنوں کی گرفتاری اور چنیوٹ کے الٰہی بخش شہید سمیت کئی کارکنوں کی شہادت پیش کر کے قادیانیوں کی سازش ناکام کی اور ڈوگرہ راج کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔

مجلس احرار اسلام نے میاں قمر الدین رحمہ اللہ (لاہور) کو ''ختم نبوت وقف قادیان'' کا صدر اور مولانا عنایت اللہ چشتیؒ (ساکن چکڑالہ ضلع میانوالی) کو قادیان میں پہلا مبلغ مقرر کیا۔ پھر احرار رہنما، فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، مولانا لعل حسین اخترؒ اور قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ قادیان میں مرکز احرار اسلام میں بیٹھ کر قادیانیوں کو للکارتے اور مسلمانوں کے حوصلے بڑھاتے رہے۔

۲۱، ۲۲، ۲۳ / اکتوبر ۱۹۳۴ء کو مجلس احرار اسلام نے قادیان میں تین روزہ عظیم الشان ''احرار تبلیغ کانفرنس'' منعقد کی، جس میں تمام زعماء احرار اور ہندوستان بھر کے علماء خصوصاً حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی اور حضرت مفتی کفایت اللہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہم اللہ نے شرکت کی۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے حلقہ کے تمام علماء سمیت تائید و حمایت کر کے مجلس احرار اسلام کے شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنی طرف سے مالی تعاون فرمایا اور بیس سال کے لیے شعبۂ تبلیغ کی رکنیت فیس ادا کر کے اس کے مستقل رکن بھی بنے۔ اس مشن میں مجلس احرار اسلام کو برصغیر کے تمام علماء و مشائخ کی تائید و حمایت اور دعا و تعاون حاصل تھا۔ الحمدللہ! قادیانیوں کی ہوا اکھڑ گئی اور احرار کے قافلۂ تحفظ ختم نبوت کو فتح حاصل ہوئی۔

قیامِ پاکستان کے بعد قادیانیوں نے پاکستان کی سلامتی کو نقصان پہنچانے کی سازش کی اور انگریز کا حق نمک ادا کرتے ہوئے ملک دشمن منصوبوں کی تکمیل کے لیے سرگرم ہوگئے۔ انگریزوں کے ایماء پر پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان قادیانی کو بنایا گیا۔ جس نے تمام ریاستی وسائل کو قادیانی ارتداد کی تبلیغ اور اقتدار پر شب خون مارنے کی سازشوں کو پروان چڑھانے پر صرف کیا۔ ملک پر عملاً قادیانیوں کی حکومت تھی۔ مرزا بشیر الدین ۱۹۵۲ء میں بلوچستان کو ''احمدی سٹیٹ'' بنانے کی پیش گوئیاں کر رہا تھا۔ ان حالات میں مجلس احرار اسلام نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء کو متحد کر کے ''کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت'' تشکیل دی۔

۱۹۵۳ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت برپا ہوئی۔ سفاک و ظالم جنرل اعظم خان نے مارشل لاء لگا دیا۔ بدترین ریاستی تشدد کے ذریعے ہزاروں سرفروشانِ احرار اور فدائیانِ ختم نبوت کو گولیوں کا نشانہ بنا کر شہید کیا گیا، تمام رہنما قید کر لیے

گئے، بظاہر تحریک کو تشدد کے ذریعے کچل دیا گیا۔ مجلس احرار اسلام کو خلافِ قانون قرار دے کر ملک بھر میں احرار کے تمام دفاتر سر بمہر اور ریکارڈ قبضہ میں لے کر تلف کر دیا گیا۔ زعماءِ احرار چین سے بیٹھنے والے کہاں تھے۔ ۱۹۵۴ء میں قید سے رہا ہوئے تو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ حسام الدینؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد حیاتؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا عبدالرحمن میانویؒ اور دیگر احرار رہنما سر جوڑ کر بیٹھے۔ مجلس احرار اسلام پر پابندی کے باوجود تحفظ ختم نبوت کے مشن کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ ستمبر ۱۹۵۴ء میں احرار کی شیرازہ بندی کر کے اور شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کو بحال کر کے ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کے نام سے کام کا آغاز کیا گیا۔ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۲ء تک مجلس احرار خلافِ قانون رہی۔ لہٰذا مجلس تحفظ ختم نبوت کے نامِ خوش نام سے احرار پھر سرگرمِ عمل ہو گئے۔ ۲۱ر اگست ۱۹۶۱ء کو حضرت امیر شریعت کا انتقال ہو گیا۔ ۱۹۶۲ء میں ایوب خان نے سیاسی جماعتوں سے پابندیاں اٹھائیں تو جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاریؒ نے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے مشورے پر احرار کے احیاء کا اعلان کیا اور ضیغمِ احرار شیخ حسام الدینؒ کی قیادت میں احرار پھر جادہ پیما ہوئے۔ مجلس احرار اسلام سیاسی اور عوامی میدان میں قادیانیوں اور قادیانی نواز قوتوں کے خلاف سینہ سپر ہوئی تو مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی محاذ پر قادیانیوں کا محاسبہ اور تعاقب کرنے لگی۔ مجلس احرار اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت ایک ہی کام کے دو نام ہیں۔ ان میں گل وبلبل کا رشتہ ہے۔ مجلس احرار اسلام گل ہے تو مجلس تحفظ ختم نبوت بلبل، اور یہ بلبل گلستانِ احرار کے ہر گل سے لطف اندوز ہوتی رہی ہے۔

شہداء ختم نبوت کا خونِ بے گناہی رنگ لایا تو ۱۹۷۴ء میں ایک بے مثال تحریک کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، قائدِ احرار حضرت مولانا سید ابوذر بخاریؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شاہ احمد نورانی، حافظ عبدالقادر روپڑیؒ، نواب زادہ نصر اللہ خانؒ، پروفیسر عبدالغفور احمد اور دیگر رہنماؤں کی قیادت میں تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

جون ۱۹۷۵ء میں ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں فاتحانہ انداز کے ساتھ داخل ہوئے اور تبلیغی جلسوں کے ذریعے قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دی۔ ۲۷ر فروری ۱۹۷۶ء میں چناب نگر (سابق ربوہ) میں مجلس احرار اسلام نے مسلمانوں کی پہلی جامع مسجد ''مسجد احرار'' قائم کی۔ جس کا سنگِ بنیاد جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ نے اپنے دستِ حق پرست سے رکھا۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے سابق صدر مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ نے بھی اس موقع پر خطاب فرمایا۔ حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ کی امامت میں نمازِ جمعہ ادا کی گئی۔ ابناء امیر شریعت اور دیگر کارکنانِ احرار کو گرفتار کر لیا گیا۔ حضرت مولانا

سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ اور حضرت سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے یہاں مدرسہ ختم نبوت و مسجد قائم کر کے قادیانی ''قصرِ خلافت'' میں زلزلہ برپا کر دیا۔

۱۹۸۴ء میں کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اور دیگر تمام دینی وسیاسی رہنماؤں کی قیادت میں تحریک تحفظ ختم نبوت برپا ہوئی تو قانونِ امتناع قادیانیت کے اجراء کی صورت میں کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

مجلس احرار اسلام کا قافلۂ تحفظ ختم نبوت پوری آب وتاب کے ساتھ رواں دواں ہے۔ مجلس کے زیر انتظام ملک بھر میں اس وقت تیس مراکز ختم نبوت، محاسبۂ قادیانیت اور دعوت اسلام کی جہدِ مبین میں مصروف ہیں۔ برطانیہ میں جناب شیخ عبدالواحد اور جرمنی میں جناب سید منیر احمد بخاری ''احرار ختم نبوت مشن'' کی نگرانی کر رہے ہیں۔ چناب نگر (ربوہ) میں قائدِ احرار ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم ہمہ وقت مدرسہ ختم نبوت، مسجد احرار میں موجود ہیں۔ نیز مولانا محمد مغیرہ قادیانیوں سے گفتگو، مناظرہ اور دعوت اسلام کے ساتھ ساتھ مبلغین ختم نبوت بھی تیار کر رہے ہیں۔ مسجد احرار چناب نگر میں سالانہ ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' ۱۲ / ربیع الاوّل کو منعقد ہوتی ہے۔ اسی طرح چنیوٹ، لاہور، چیچہ وطنی، ملتان، تلہ گنگ، گجرات اور دیگر شہروں میں بھی تحفظ ختم نبوت کے سالانہ اجتماعات ہوتے ہیں۔ مرکز احرار لاہور اور مدرسہ معمورہ ملتان میں تحفظ ختم نبوت کورسز منعقد ہوتے ہیں۔ ردّ قادیانیت پر ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر شائع کر کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ مرکز احرار چناب نگر میں مسلمانوں کے لیے فری میڈیکل ڈسپنسری کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور عنقریب مریضوں کا باقاعدہ علاج شروع ہو جائے گا۔ مجلس احرار اسلام کی موجودہ قیادت امیر مرکزیہ ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، ناظم اعلیٰ جناب عبداللطیف خالد چیمہ، پروفیسر خالد شبیر احمد، میاں محمد اویس اور ڈاکٹر محمد عمر فاروق اپنے رفقاء کی بہترین صلاحیتوں کے ساتھ قادیانیت کے محاسبہ وتعاقب میں فعال وسرگرم ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ، مجلس احرار اسلام کی پہچان، شناخت، تعارف اور نصب العین ہے۔ مسلمانوں کے ایمانوں کا تحفظ، فتنۂ قادیانیت کا استیصال اور تردید، قادیانیوں کو اسلام کی دعوت وتبلیغ، تمام دینی قوتوں کی حمایت ونصرت ہماری جدوجہد کے اہداف ہیں۔

اسلام کی سربلندی، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور وطن عزیز پاکستان سے محبت کرنے والی تمام جماعتیں، ادارے، علماء اور کارکن ہمارے فطری حلیف ہیں، حریف نہیں۔

ہم سب کو ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر، قدم سے قدم اور شانے سے شانہ ملا کر رضاء الٰہی اور شفاعت حضرت خاتم النبیین محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصول کے لیے جدوجہد کرنی ہے۔

مجلس احرارِ اسلام نے ۲۹؍ دسمبر ۱۹۲۹ء کو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مفکرِ احرار چودھری افضل حقؒ اور دیگر اکابر رحمہم اللہ کی قیادت میں ایک فکری و تحریکی سفر کا آغاز کیا تھا۔ اکابرِ احرار نے مسلمانوں کے دینی عقائد و اعمال کے تحفظ کے ساتھ ساتھ قومی و سیاسی تحریکوں اور سماجی خدمت کے میدان میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اس سفر میں قید و بند کی تمام صعوبتیں برداشت کیں۔ حتیٰ کہ احرار کارکنوں اور رہنماؤں نے اپنی جانیں بھی اللہ کے راستے میں قربان کیں۔

محدث العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو ''امیر شریعت'' منتخب کر کے مجلس احرارِ اسلام کو تحفظِ ختم نبوت کے محاذ پر سرگرم کیا تھا۔ الحمد للہ احرار آج بھی محاذِ ختم نبوت پر دادِ شجاعت دے رہے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء کی ''احرار تبلیغ کانفرنس'' قادیان سے لے کر ۱۲؍ ربیع الاوّل ۱۴۳۷ھ (۲۴؍ دسمبر ۲۰۱۵ء) کو چناب نگر میں منعقد ہونے والی تحفظِ ختم نبوت کانفرنس و جلوس دعوتِ اسلام تک ۸۶ سالہ تحریکی سفر میں احرار کارکنوں اور قائدین نے جس استقامت اور جرأت و ایثار کا مظاہرہ کیا' وہ اُن کے لیے توشۂ آخرت ہے۔ خصوصاً تحفظِ ختم نبوت کے محاذ پر ۱۹۳۴ء (قادیان) ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء (پاکستان) میں برپا ہونے والی تحاریک مقدس تحفظِ ختم نبوت، احرار کی جدوجہد کا حاصل ہیں۔ اس وقت پاکستان میں دینی کام کے حوالے سے جو صورتحال ہے' وہ نہایت اہم ہے۔ دینی حلقوں کو اس کا مکمل ادراک کرتے ہوئے پوری منصوبہ بندی کے ساتھ پُر امن آئینی راستہ اختیار کرنا ہوگا۔ پورا مغرب عالمی طاغوت کی قیادت میں اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف متحد ہے۔ ہمیں اس خوف ناک امتحان و آزمائش میں سرخرو ہونا ہے۔ دعوت و تبلیغ کے کام کو مزید بہتر اور منظم کرنا ہے جو نقصان ہو چکا اُسے یاد رکھنا اور جو بچ گیا اسے باقی رکھنے کی تدبیر و حکمت اختیار کرنا سب سے اہم کام ہے۔ اگر ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ بات سمجھانے میں کامیاب ہو گئے تو ان شاء اللہ مستقبل میں اپنے اہداف ضرور حاصل کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی و رسول محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو ایمان والوں کے لیے تا قیامت بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے جگانا اور غیر مسلموں خصوصاً قادیانیوں کو حکمت و موعظت حسنہ کے ساتھ اسلام کی دعوت دینا اور انہیں جنت کے راستے پر گامزن کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ مجلس احرارِ اسلام ۱۲؍ ربیع الاول کو چناب نگر میں یہی فریضہ ادا کرنے کی ایک ادنیٰ سی کوشش اور محنت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیاوی خواہشات سے پاک ہو کر صرف اپنی رضا اور آخرت میں حصولِ فلاح کے لیے جدوجہد کی توفیق عطاء فرمائے، ہمیں اس راستے میں قبول فرمائے اور پیارے وطن پاکستان کو اسلام کا قلعہ اور امن و سلامتی کا گہوارہ بنائے۔ آمین یارب العٰلمین

☆......☆......☆